قتل سے بھی بڑا ظلم ہے۔

س ۸) مجاہدین کی فضیلت بیان کریں۔

ج) رسولؐ کا ارشاد ہے کہ جنت تلواروں کے سایے میں ہے یعنی حصول جنت بغیر جہاد کے مشکل ہے۔ جو شخص اسلام کے لیے اللہؐ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا جان دے دے اسے شہید کہتے ہیں اور اسلام میں شہید کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ اسے "مردہ" کہنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ فرمایا گیا کہ وہ زندہ ہے۔ اپنے پروردگار کے پاس سے "رزق" پا رہا ہے۔ البتہ تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔

مشاہیرِ اسلام
سیدہ فاطمہؓ

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

س(i) رسولؐ کی نسل کا سلسلہ حضرت فاطمہ سے چلا۔ وضاحت کریں۔

ج سیدہ فاطمہؓ کی امتیازی شان یہ ہے کہ رسولؐ کی نسل کا سلسلہ صرف سیدہ فاطمہؓ سے جاری ہے کیونکہ آپؐ کے صاحبزادے شیرخوارگی کی عمر میں ہی انتقال فرما گئے تھے۔ اور آپؐ کی دوسری بیٹیوں میں سے حضرت رقیہؓ کے ہاں عبداللہ بن عثمان پیدا ہوئے لیکن شیرخوارگی میں ہی فوت ہوگئے۔

س(ii) سیدہ فاطمہؓ کو کون کون سے القاب دیئے گئے ہیں؟

ج **سیدہ فاطمہؓ کے القاب:۔**

سیدہ فاطمہؓ کے کئی القاب ہیں مثلاً الزہرہ (تازہ پھولوں کی طرح پاکیزہ) بتول (اللہ کی سچی بندی) بضعۃ الرسولؐ (رسولؐ کے جگر کا ٹکڑا) سیدۃ نساء العالمین (تمام دنیا کی عورتوں کی سردار) سیدۃ نساء الجنۃ (جنتی عورتوں کی سردار) طاہرہ، مطہرہ، راضیہ، مرضیہ اور زاکیہ۔

س(iii) سیدہ فاطمہؓ کا جہیز کیا تھا؟

ج نبی اکرمؐ نے اپنی پیاری بیٹی کو معمولی سا جہیز دیا اس میں ایک بستر، ایک تخت، چمڑے کا ایک تکیہ، ایک مشکیزہ، مٹی کے دو برتن، ایک چکی، ایک پیالہ، دو چادریں اور ایک جائے نماز شامل تھیں۔

س(iv) رسولؐ نے دو مرتبہ سیدہ فاطمہؓ کے کان میں کیا سرگوشی فرمائی تھی؟

ج صحیح بخاری کی روایت کے مطابق رسولؐ کی وفات سے کچھ دن پہلے سیدۃ فاطمہؓ، ان سے ملنے کے لیے تشریف لائیں۔ آپؐ نے انتہائی محبت و شفقت سے ان سے اپنے پہلو میں بٹھایا پھر ان کے کان میں سرگوشی فرمائی جسے سن کر وہ آبدیدہ ہوگئیں

پھر رسول ﷺ نے ان کے کان میں ایسی بات فرمائی جسے سن کر آپؓ خوش ہو گئیں۔
رسول ﷺ کی وفات کے بعد سیدہ عائشہؓ نے اس واقعے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے
بتایا کہ پہلی دفعہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی تھی جس پر میں رونے
لگی۔ دوبارہ آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ اہل بیت میں سب سے پہلے تم ہی مجھے آ کر ملو
گی اور یہ کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں مسکرانے لگی۔

س V: سیدہ فاطمہؓ کی اولاد کے نام بتائیں۔

ج **سیدہ فاطمہؓ کی اولاد:-**

اللہ تعالیٰ نے سیدہ فاطمہؓ کو چھ بیٹے اور بیٹیاں عطا
فرمائی تھیں جن کے نام یہ ہیں۔ سیدنا حسنؓ، سیدنا حسینؓ، سیدنا محسنؓ،
سیدہ ام کلثومؓ، سیدہ رقیہؓ، سیدہ زینبؓ۔ یعنی کل تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔
ان میں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی یعنی سیدنا محسنؓ اور سیدہ رقیہؓ بچپن ہی میں
انتقال فرما گئے۔

س VI: سیدہ فاطمہؓ کی وفات کب ہوئی؟

ج رسول ﷺ کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہؓ بہت غمگین اور اداس رہتیں حتیٰ کہ ۳ رمضان المبارک
۱۱ھ میں آپؓ بھی وفات فرما گئیں۔ یعنی رسول ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات
پائی اس وقت آپؓ کی عمر انتیس سال تھی۔

س VII: سیدہ فاطمہؓ نے اپنے جنازہ اور غسل کے متعلق کیا تاکید فرمائی تھی؟

ج جب سیدہ فاطمہؓ پر موت کا وقت آیا تو انہوں نے سیدہ اسماء بنت عمیس سے فرمایا
کہ میں چاہتی ہوں کہ میرا جنازہ پردہ میں لے جایا جائے۔ اس پر سیدہ اسماءؓ نے بتایا
کہ انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا کہ وہ لوگ جنازہ کی چارپائی پر درخت کی شاخیں
ڈال کر اس پر کپڑا ڈال دیتے۔ سیدہ فاطمہؓ نے اس طریقے کو پسند فرمایا اور کہا کہ
میری وفات ہو جائے تو تم اور سیدنا علیؓ مل کر مجھے غسل دینا۔ چنانچہ اسی طرح
کیا گیا۔ سیدنا علیؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ سیدنا فاطمہؓ نے وصیت فرمائی تھی

کہ انہیں پردہ میں رات کو دفن کیا جائے اس لئے ایسا ہی کیا گیا۔

۲- درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

س (i) سیدہ فاطمہؓ کی سخاوت پر جامع تبصرہ کریں۔

ج قبیلہ بنی سلیم سے ایک بوڑھے شخص رسولؐ کی مجلس میں آکر مسلمان ہوگئے۔ وہ بہت محتاج تھے۔ سیدنا سلمان فارسیؓ انہیں لے دیگر صحابہ کرامؓ کے گھر گئے تا کہ ان کے کھانے کا بندوبست ہو سکے مگر ہر جگہ سے معذرت کی گئی۔ پھر انہیں لے کر سیدہ فاطمہؓ کے گھر دستک دی۔ آپؓ نے فرمایا:

" اللہ کی قسم، آج گھر میں سب کا تیسرا فاقہ ہے۔ دونوں بچے بھوکے سوئے ہیں لیکن آپ کو خالی ہاتھ نہ جانے دوں گی۔ یہ میری چادر شمعون یہودی کے پاس لے جائیں اور ان سے کہیں کہ اس کے بدلے میں کچھ اناج دے دیں۔"

شمعون نے کچھ اناج دے کر چادر بھی واپس کر دی اور مسلمان ہوگئے۔ آپؓ نے اناج پیس کر روٹیاں تیار کر دیں تو سیدنا سلمانؓ نے انہیں کچھ کھانا بچوں کے لئے رکھنے کا مشورہ دیا تو جواب دیا:

" جو چیز اللہ کی راہ میں دے چکی ہوں وہ میرے بچوں کے لئے جائز نہیں ہو سکتی۔"

س (ii) مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے قبل سیدہ فاطمہؓ کی زندگی پر روشنی ڈالیں۔

ج جب رسولؐ نے اعلانیہ دعوتِ دین کا آغاز فرمایا تو کفارِ مکہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو سخت تکالیف دینے لگے۔ کفار آپؐ کی راہوں میں خار بچھاتے۔ آپؐ پر خاک ڈالتے۔ ایک دفعہ رسولؐ خانہ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ کفار مکہ میں سے کسی ایک نے ابو جہل کے کہنے پر آپؐ کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ سیدہ فاطمہؓ کو پتہ چلا تو آپؓ دوڑ کر آئیں اور آپؓ نے وہ اوجھڑی نبی اکرمؐ کی پشت مبارک سے ہٹائی۔ سیدہ فاطمہؓ آپؐ کی تکالیف دیکھ کر بہت پریشان اور بے قرار ہوتیں۔ ایسی حالت میں نبی اکرمؐ ان کی دلجوئی فرماتے اور تسلی دیتے ہوئے آپؐ فرماتے:

" میری بیٹی گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کو اکیلا نہیں چھوڑے گا۔"

س(iii) سیدہ فاطمہؓ کی شادی سیدنا علیؓ سے کس طرح ہوئی؟

ج جب سیدہ فاطمہؓ پندرہ سال ساڑھے پانچ مہینے کی ہوئیں تو ۳ ہجری میں رسولؐ نے ان کا نکاح سیدنا علیؓ سے فرما دیا۔ اس وقت سیدنا علیؓ کی عمر مبارک ۲۱ سال تھی۔ جب سیدہ فاطمہؓ رخصت ہو کر سیدنا علیؓ کے گھر آگئیں تو رسولؐ تشریف لائے۔ آپؐ نے ایک برتن میں پانی منگوایا، اس میں اپنے ہاتھ مبارک ڈال کر سیدنا علیؓ اور سیدہ فاطمہؓ کے سینے اور بازوؤں پر چھڑکا۔ پھر دعا فرمائی اور واپس تشریف لے گئے۔

محمد بن قاسمؒ

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

س (i) محمد بن قاسمؒ کون تھے؟

ج محمد بن قاسمؒ کا پورا نام عمادالدین محمد بن قاسم ثقفی تھا۔ آپؒ کے والد کا نام قاسم تھا اور آپ بصرہ کے گورنر تھے۔

س (ii) محمد بن قاسمؒ کی وفات کس عمر میں اور کس جگہ واقع ہوئی؟

ج محمد بن قاسمؒ نے بائیس سال کی عمر میں قید خانے میں وفات پائی۔

س (iii) حجاج بن یوسف کون تھا؟

ج حجاج بن یوسف محمد بن قاسم کا چچا تھا جو مشرقی صوبوں کا گورنر تھا۔

س (iv) راجہ داہر کون تھا؟

ج راجہ داہر اس وقت سندھ کا حکمران تھا۔

س (v) محمد بن قاسمؒ کی فوج کے پاس کتنی منجنیقیں تھیں؟ سب سے بڑی منجنیق کا نام لکھیں؟

ج محمد بن قاسمؒ کے پاس پانچ منجنیقیں تھیں۔ سب سے بڑی منجنیق کا نام "عروس" تھا۔

س (vi) سندھ کس خلیفہ کے عہد میں فتح ہوا؟

ج سندھ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں فتح ہوا۔

س (vii) محمد بن قاسمؒ کا طرزِ حکومت کیسا تھا؟

ج محمد بن قاسمؒ کا طرزِ حکومت عادلانہ تھا۔ تمام لوگوں سے رواداری کا سلوک کرتے۔ قتل و غارت سے گریز کرتے۔ ہمدردی اور انسان دوستی کے باعث اکثر غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ عدالتیں اور مساجد بھی تعمیر کرائیں۔

۲- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

س(i) محمد بن قاسمؒ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

ج۔ **شخصیت و کردار:**

محمد بن قاسمؒ صرف چودہ سال کی عمر میں ہی فوج کے اعلیٰ عہدوں پر ترقی کر گئے تھے۔ وہ ایک ذہین منتظم اور ایک مدبر جرنیل تھے ان کے اندر فطری طور پر پھرتی اور جوشیلا پن تھا وہ پیدائشی قائدانہ صلاحیتیں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک بہترین عربی شاعر، محب وطن، سیاستدان اور اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ ان کی ذہانت اور خود اعتمادی کے باعث صرف سترہ سال کی عمر میں ہی وہ ایک عظیم جرنیل بن چکے تھے۔ وہ ایک عظیم عرب فاتح تھے۔

س(ii) کن واقعات کے باعث سندھ کی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا؟

ج۔ ولید اول کے دور میں جب حجاج بن یوسف کو مشرقی صوبوں کا گورنر بنایا گیا تو اس وقت حجاج کی فوجی کاروائیوں کے نتیجے میں کچھ لوگ باغی ہو کر سندھ میں آکر پناہ گزین ہو گئے۔ راجہ داہر جو اس وقت سندھ کا حکمران تھا اس نے حجاج کے باغیوں کی واپسی کے مطالبے کے باوجود انہیں اپنے پاس پناہ گزین رکھا۔ حجاج بن یوسف نے پے در پے سندھ پر فوجی حملے کروائے۔ لیکن صورتحال قابو میں نہ آئی پھر اس نے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کی کمان میں ایک فوج بھیجی۔ محمد بن قاسم نے سراج کے راستے سے سندھ کی جانب چڑھائی کی۔

س(iii) سندھ کی فتح پر نوٹ لکھیں؟

ج۔ ۷۱۲ عیسوی میں محمد بن قاسم اپنی افواج کے ساتھ دیبل پہنچا۔ یہاں برہمنوں اور اچھوتوں کا شدید پہرہ تھا۔ مسلمان فوج اور دیبل کے محافظوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ پھر محمد بن قاسم نے "نیرون" جسے اب حیدرآباد کہا جاتا ہے کا رخ کیا۔ اس کے بعد سیہون اور پھر سیسام کی طرف چلا۔ اس کے بعد اسے "راوار" میں نہ صرف ہندو

راجاؤں بلکہ راجہ داہر سے بھی مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ "داور" کی عظیم فتح کے بعد محمد بن قاسم "برہمن آباد" کی طرف بڑھا پھر "ملتان" اور ملتان سے "سکھر" پر بھی قبضہ کر لیا۔ اسی طرح راجہ داہر کی پوری سلطنت مسلمانوں کے قبضہ میں آگئی۔

---

(۷) محمد بن قاسمؒ کے حالات زندگی لکھیں۔

ج محمد بن قاسمؒ کا پورا نام عماد الدین محمد بن قاسم ثقفی تھا۔ وہ طائف کے شہر میں ۷۵ ہجری، ۶۹۴ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام قاسم تھا اور وہ بصرہ کے گورنر تھے۔ ابھی محمد بچپنے میں ہی تھے کہ ان کے والد فوت ہو گئے۔ معاشی حالات بہتر نہ ہونے کے باعث وہ اعلیٰ تعلیم بھی حاصل نہ کر سکے تھے۔ لڑکپن کی عمر سے ہی وہ دمشق کی فوج میں ملازم ہو گئے۔ اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے فوج میں اعلیٰ عہدے پر فائز کیے گئے۔ آپ مشرقی صوبوں کے گورنر حجاج بن یوسف کے بھتیجے تھے۔ یہ اموی خلیفہ ولید اول کا دور تھا۔